وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (سورۃ النساء ۱۱۵)

راہِ سلف

اعداد

ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

(داعی صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی)

ناشر

جامع مسجد اہل حدیث، منشی کمپاؤنڈ، کاشی میرا، میرا روڈ، تھانے

راہِ سلف کے معنی ومفہوم، اس کی حقانیت، اس کی پیروی کے وجوب اور
اس کے بنیادی اصول، امتیازات اور خصوصیات کی وضاحت کے لئے ایک مختصر تحریر

[تحریر کردہ برائے: راہِ سلف کانفرنس، منعقدہ ۳/ مارچ ۲۰۱۹ء،
بمقام: جامع مسجد اہل حدیث، کاشی میرا، تھانہ]

جمع وترتیب
ابو عبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی
(شعبۂ نشر واشاعت صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

جامع مسجد اہل حدیث کاشی میرا، میرا روڈ، ضلع تھانہ

نام رسالہ	:	راہِ سلف
جمع وترتیب	:	ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی
		(شعبۂ نشرواشاعت صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)
سنہ اشاعت	:	جمادی الآخرۃ 1440ھ مطابق فروری 2019ء
تعداد	:	تین ہزار
ایڈیشن	:	اول
صفحات	:	56
قیمت	:	مفت تقسیم
ناشر	:	جامع مسجد اہل حدیث کاشی میرا، میرا روڈ، ضلع تھانہ۔

ملنے کے پتے:

- جامع مسجد اہل حدیث کاشی میرا، میرا روڈ، ضلع تھانہ۔
- دفتر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی: 14-15، چوناوالا کمپاؤنڈ، مقابل کرلا بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ، کرلا (ویسٹ) ممبئی-400070 ٹیلیفون: 022-26520077
- دفتر ضلعی جمعیت اہل حدیث، نالاسوپارہ، ضلع پالگھر۔
- جمعیت اہل حدیث ٹرسٹ، بھیونڈی
- مسجد ومدرسہ فیضان القرآن، اوری پاڑہ، دہیسر
- جامع مسجد اہل حدیث محمدیہ، الفاروق ٹرسٹ، گولڈن کوائن بلڈنگ میرا روڈ، ضلع تھانہ۔

فہرست مضامین

پیشِ لفظ

از: فضیلۃ الشیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ (امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم النبيين، وعلىٰ آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو اپنے آخری نبی محمد ﷺ پر مکمل کیا، اسی پر دنیا و آخرت میں تمام جن وانس کی خیر و سعادت اور کامیابی کا دارو مدار ٹھہرایا، اس کے علاوہ کسی اور طریقہ پر چلنے والوں کو خسارہ اٹھانے والا بتایا، اس ربانی، آسمانی اور معصوم دین پر چلنے کے لئے اپنے نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو جسے ماڈل اور آئیڈیل کہہ سکتے ہیں، اختیار کرنا لازم قرار دیا۔

﴿لَّقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسۡوَةٌ حَسَنَةٞ﴾ [الأحزاب:۲۱]۔

اسی حکم الٰہی کے مطابق امت کا اولین طبقہ اور مقدس گروہ جو صحابہ کرام کی جماعت ہے پوری مضبوطی کے ساتھ اس پر کاربند رہی، عقیدہ وعمل میں ہر چھوٹی بڑی بات کو اس طرح اپنے اندر سمولیا کہ اللہ تعالیٰ نے بعد والوں کے لئے انہیں معیار بنا دیا اور بتا دیا کہ:

﴿فَإِنۡ ءَامَنُواْ بِمِثۡلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهۡتَدَواْ﴾ [البقرة:۱۳۷]۔

اور خبردار بھی کیا کہ ان کے طریقہ کی مخالفت امت کو اختلاف اور گروہ بندی میں مبتلا کر دے گی، یہی صحابہ کی راہ "راہِ سلف" ہے جو صراط مستقیم ہے، نجات اور کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو عنقریب پیدا ہونے والے اختلاف اور فرقہ بندی سے بچانے کے لئے انہیں صحابہ کی راہ پر جمے رہنے کی بصراحت تاکید فرمائی، آپ ﷺ نے خبردار کیا کہ دیکھو یہود و نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، نجات صرف ایک گروہ کو حاصل ہوگی، جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا، باتفاق امت صحابہ کی راہ جو نجات اور ہدایت کی راہ ہے، تو انہی کے عقیدہ وعمل اور طریقہ پر امت کو متحد بھی ہو جانا چاہئے، جس طرح ان کے

یہاں کسی معین شخص کی تقلید نہیں تھی، چہ جائے کہ اس کو ضروری سمجھا گیا ہو، ان کے یہاں سنت کی راہ سے الگ کوئی مذہب نہیں تھا، جس کی طرف ان کی نسبت تھی، اور نہ ہی ان کے یہاں نصوص کی عقلی تاویلات تھیں، ان کے یہاں جب کوئی مسئلہ آتا تو اسے سنت اور جماعت کی طرف لوٹا دیتے، آج ہمیں حکم الٰہی:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾ [النساء:۱۱۵]۔

کے مطابق انہی کے طریقے پر اپنے کو جمع کرنے کی شدید ضرورت ہے، انہی کی راہ سلفیت اور اہل حدیثیت ہے، اس سے ہٹنے والا برگشتۂ راہ حق ہو جائے گا، وقت کا یہ بھی بہت بڑا تقاضہ ہے کہ ہر فرد و گروہ اپنی راہ و ڈگر کا جائزہ لے کہ کیا یہ صحابہ کی راہ ہے؟ سلف کی راہ ہے؟ اگر ہے تو شرف وسعادتمند ہے ورنہ اس کے خلاف ہر عقیدہ و عمل سے باز آجائے، اور امت کو بھی اس بے راہ روی سے بچائے۔

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی، نہ افغانی

یہ مختصر رسالہ ''راہِ سلف'' جسے جماعت کے نوجوان فاضل ممتاز عالم دین شیخ عنایت اللہ مدنی حفظہ اللہ (نگراں شعبۂ نشر و اشاعت صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی) نے مرتب کیا ہے نہایت علمی و اصولی ہے، جس کی مدلل تفصیل راہ سلف کی حقیقت نکھارنے کے ساتھ اس کے احترام کو ضروری ٹھہراتی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے، ان کے علم و عمل میں مزید برکت دے، اور اس رسالہ کی اشاعت میں حصہ لینے والوں کے جہود کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد و بارک وسلم۔

ممبئی- ۱۸/فروری ۲۰۱۹ء

آپ کا دینی بھائی
عبدالسلام سلفی
(صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)

تقدیم

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين، وبعد:

''راہ سلف'' نامی یہ مختصر رسالہ دراصل ''راہِ سلف کانفرنس'' منعقدہ ۳ / مارچ ۲۰۱۹ء زیر اہتمام جامع مسجد ومدرسہ دارالسلام السلفیہ، منشی کمپاؤنڈ کاشی میرا، بمقام مسجد اہل حدیث کاشی میرا، کے موقع پر موقر ذمہ داران بالخصوص وہاں کے متحرک وفعال نوجوان برادر محترم صلاح الدین صاحب کی درخواست پر بعجلت مرتب کیا گیا ہے۔

اس رسالہ میں ''راہِ سلف'' کے عنوان کے تحت راہ سلف کا لغوی و اصطلاحی مفہوم، راہ سلف یا سلفیت کیا ہے؟ سلفی کون ہیں؟ سلفی وخلفی، سلفی نسبت کی حقیقت، راہ سلف کی حقانیت، راہ سلف کے پیروکاروں کے القاب اور صفاتی نام، مثلاً اہل السنۃ والجماعۃ، اہل الحدیث، فرقۂ ناجیہ، طائفۂ منصورہ، الغرباء، راہ سلف کی پیروی واجب ہے، راہ سلف کے بغیر امت میں اتحاد ممکن نہیں! اسی طرح عقیدہ کے باب میں راہ سلف کے اہم امتیازی اصول، راہ سلف کی اہم امتیازی خصوصیات، راہ سلف کے اہم دعوتی اصول، راہ سلف کی پابندی کے نیک نتائج اور ثمرات، وغیرہ موضوعات پر نصوص کتاب وسنت اور سلف امت کے اقوال وفرمودات کی روشنی میں مختصر گفتگو کی گئی ہے اور سلفیت کی بابت بعض شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔

اللہ کی ذات بابرکات سے امید ہے کہ رسالہ اپنے اختصار کے باوجود عوام وخواص کے لئے سلفیت کی سچی دعوت، حقیقی مشن اور اس کی روشن شبیہ سمجھنے میں معاون ومددگار ثابت ہوگا۔

اس رسالہ کی ترتیب اور طباعت واشاعت کے موقع پر میں اللہ ذو الکرم کی اس عظیم توفیق ارزانی پر اس کا بے انتہاء شکر گزار ہوں، فلہ الحمد اًولاً وآخراً، بعدہ امیر محترم صوبائی جمعیت اہل حدیث

ممبئی شیخ عبد السلام سلفی حفظہ اللہ کا سپاس گزار ہوں جنہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود رسالہ پر گرانقدر تقدیم سے نوازا، فجزاہ اللہ خیراً۔

ساتھ ہی اپنے والدین، اساتذۂ کرام، اہل خانہ اور تمام معاونین کا شکر گزار ہوں، بالخصوص جامع مسجد اہل حدیث کاشی میرا کے ذمہ داران، منتظمین کانفرنس کا شکر گزار ہوں جنہوں نے وقت اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے سلفیت کے رخ زیبا اور گام سلفیت کی وضاحت کے لئے ''راہ سلف'' کانفرنس کا انعقاد کیا اور اس موقع پر موضوع کی مناسبت سے مختصر رسالہ کی ترتیب وتقسیم کی سنت حسنہ کا بھی آغاز کیا، فجزاہم اللہ خیراً۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قارئین کے لئے مفید سے مفید تر بنائے اور میرے لئے اور میرے والدین، اساتذۂ کرام اور اہل خانہ کے صدقۂ جاریہ بنائے، آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

ممبئی: ۱۸/ فروری ۲۰۱۹ء

ابوعبداللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی
(شعبۂ نشر واشاعت، صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی)
(inayatullahmadani@yahoo.com)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راہِ سلف:

راہ یا راستہ کو عربی زبان میں طریق، سبیل، صراط، سنت، منہج، منہاج، اور محجہ وغیرہ الفاظ سے جانا جاتا ہے، اس سلسلہ میں کتاب وسنت میں متعدد نصوص اور دلائل وارد ہوئے ہیں، چنانچہ سورۂ فاتحہ میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ٱهۡدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلۡمُسۡتَقِيمَ ۝٦ صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ ٱلۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧﴾ [الفاتحہ:۶-۷]۔

ہمیں سیدھی (اور سچی) راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی۔

اسی طرح ارشاد ہے:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ۝١١٥﴾ [النساء: ۱۱۵]۔

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَٱتَّبِعۡ سَبِيلَ مَنۡ أَنَابَ إِلَيَّۚ﴾ [لقمان:15]۔

اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو۔

نیز ارشاد ہے:

﴿يَهْدِيٓ إِلَى ٱلْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝٣٠﴾ [الاحقاف:30]۔

جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

اسی طرح ارشاد باری ہے:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ [المائدۃ:48]۔

تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے۔

لیکن مذکورہ الفاظ میں سے یہاں اس کی حقیقت وماہیت کی دوٹوک وضاحت کرنے والا لفظ یہی ''منہاج'' ہے جسے منہج بھی کہا جاتا ہے جس کے معنیٰ ''روشن راہ'' یا ''واضح راستے'' کے ہیں، چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سمیت مجاہد، عکرمہ، حسن، قتادہ، سدی، ضحاک اور ابو اسحاق السبیعی وغیرہ تابعین سے اس کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''{ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا } أَيْ: سَبِيلًا وَسُنَّةً'' (تفسیر ابن کثیر 3/129)۔

یعنی راستہ اور طریقہ۔

اور ''منہاج'' یا ''منہج''، نہج سے مشتق ہے، جس کا معنیٰ واضح، روشن اور آسان راستہ ہے، معجم الغنی کے مصنف فرماتے ہیں:

"طَرِيقٌ نَاهِجٌ": سَالِكٌ، وَاضِحٌ. "طَرِيقَةٌ نَاهِجَةٌ": وَاضِحَةٌ، بَيِّنَةٌ'' (معجم الغنی (93/476)۔

ناہج اور ناہجہ کا معنیٰ واضح اور روشن راستہ ہے۔

اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''أَمَّا "الْمِنْهَاجُ": فَهُوَ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ السَّهْلُ'' (تفسیر ابن کثیر 3/129)۔

منہاج: واضح آسان راستے کو کہتے ہیں۔

نیز حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کئی جگہوں پر صراط مستقیم اور ہدایت کی تفسیر ''منہج'' کے ذریعہ فرمائی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

{أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ} أَيْ: عَلَى بَصِيرَةٍ وَبَيِّنَةٍ وَمَنْهَجٍ وَاضِحٍ وَجَلِيٍّ'' (تفسیر ابن کثیر 6/330)۔

یہ لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں: یعنی بصیرت، روشن دلیل، اور نہایت واضح اور نمایاں منہج پر ہیں۔

نیز سورہ یس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''{إِنَّكَ} يَا مُحَمَّدُ {لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ * عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} أَيْ: عَلَى مَنْهَجٍ وَدِينٍ قَوِيمٍ، وَشَرْعٍ مُسْتَقِيمٍ'' (تفسیر ابن کثیر 6/563)۔

یقیناً آپ - اے محمد ﷺ - رسولوں میں سے ہیں، صراط مستقیم پر گامزن ہیں: یعنی ٹھوس دین ومنہج اور سیدھی شریعت پر قائم ہیں۔

علماء لغت عرب فرماتے ہیں:

"المنهاج: هو الطريق الواضح، ونهج الطريق أبانه وأوضحه، ونهجه أيضاً تأتي بمعنى سلكه" (دیکھئے: مختار الصحاح: 1/688، ومعجم مقاییس اللغۃ، 5/288، ولسان العرب 2/383، والمعجم الوسیط، 2/957)۔

منہاج: واضح راستے کو کہتے ہیں، نہج الطریق: کا معنیٰ ہے راستہ واضح اور روشن کیا، نیز نہج: راستہ چلنے کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔

اسی کی روشنی میں شیخ عبد القادر ارناؤوط فرماتے ہیں:

"النهج، والمنهج والمنهاج: الطريق الواضح البين، قال الله تعالىٰ في كتابه

العزيز: {لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا} [المائدة: 48] أي شريعة وطريقاً واضحاً بيناً" (الوجيز فی منہج السلف الصالح ص:۵)۔

نہج، منہج اور منہاج: کا معنیٰ ہے واضح روشن راستہ، قرآن کریم میں اللہ کا ارشاد ہے: ترجمہ: ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور منہاج بنایا ہے۔ یعنی شریعت اور واضح روشن راستہ بنایا ہے۔

خلاصۂ کلام: اینکہ منہج واضح روشن راستے کو کہتے ہیں، خواہ حسی ہو یا معنوی۔

اصطلاح میں: منہج اس واضح، روشن، سیدھے اور آسان راہ کو کہا جاتا ہے جس پر کسی مقصد کے حصول کے لئے چلا جائے۔

اصطلاح شرع میں:

منہج اس واضح روشن سیدھے اور آسان راہ اور طریقہ کو کہا جاتا ہے جس پر چل کر دین اسلام کے اصول وفروع کے تمام پہلوؤں کو سمجھا جائے اور اس کا علم حاصل کیا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اس کی دعوت دی جائے۔

واضح رہے کہ لغوی معنی اصطلاحی وشرعی مفہوم کے عین مطابق ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: المختصر الحثیث فی بیان أصول منہج السلف أصحاب الحدیث فی تلقی الدین وفہمہ والعمل بہ والدعوۃ إلیہ ص:15، والوجیز فی منہج السلف الصالح، از: عبدالقادر ارناؤوط)۔

اس کی دلیلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس میں حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ

يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَرْفَعَهَا... ''(مسند أحمد طبعة الرسالة (30/355، حدیث 18406)، محققین مسند نے اسے حسن قرار دیا ہے، نیز دیکھئے: سلسلة الأحاديث الصحيحة، حدیث: 5)۔

تمہارے درمیان جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے ختم کردے گا، **پھر راہ نبوت پر خلافت ہوگی**، جو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا قائم رہے گی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اسے ختم کردے گا...۔

یعنی سلسلۂ نبوت کے بعد اُسی روشن، واضح، سیدھے اور سہل راستے پر خلافت قائم ہوگی۔

نیز اس بات کی مزید وضاحت نبی کریم ﷺ کے بارے میں عباس یا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس عملی شہادت سے ہوتی ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

''أَيُّهَا النَّاسُ ... فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَمُتْ حَتَّى ... تَرَكَكُمْ عَنْ حُجَّةٍ بَيِّنَةٍ، وَطَرِيقٍ نَاهِجَةٍ'' (مصنف عبد الرزاق الصنعاني (5/ 434) حدیث: 9754، وإتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة (2/ 527) حدیث: 2038، نیز دیکھئے: المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية (17/ 508)، حدیث: 4319)۔ علامہ بوصیری رحمہ اللہ ''اتحاف الخیرۃ'' میں فرماتے ہیں: اسے امام طبرانی نے بطریق ابن عیینہ، عن ایوب، عن عکرمہ، عن ابن عباس، عن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے، لہٰذا یہ متصل ہے، اس کی سند صحیح ہے)۔

اے لوگو!... **یقیناً** رسول اللہ ﷺ کی موت اس وقت نہیں ہوئی، جب تک کہ تمہیں واضح دلیل اور روشن شاہراہ پر نہیں چھوڑا۔

معلوم ہوا کہ شریعت اسلامیہ میں منہج سے مراد وہ روشن شاہراہ اور واضح طریق ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے امت کو چھوڑا ہے۔

منہج کی اہمیت:

شیخ عیسیٰ مال اللہ فرج منہج کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

منہج: علم کے نظم ونسق کی حفاظت کرتا ہے،، اسی طرح کچھ ٹھوس اور پائیدار قواعد کے ذریعہ انسانی عقل اور ذہنی کاوشوں کو سنوارتا اور انہیں قابو میں رکھتا ہے، بایں طور کہ یہ قواعد مطلوبہ موضاعات کی جستجو میں حقیقت تک رسائی میں انسان کے معاون ومددگار ہوتے ہیں۔ (دیکھئے: المختصر الحثیث فی بیان أصول منہج السلف أصحاب الحدیث، ص:15 بحوالہ: منہج الاستدلال، از عثمان بن علی حسن، 1 / 21)۔

سلف:

سلف عربی زبان میں: سالف کی جمع ہے، جیسے حارس کی جمع حرس، اور خادم کی جمع خدم وغیرہ آتی ہے، اور سالف: پہلے گزرے ہوئے' پیش رو کو کہا جاتا ہے، چنانچہ علامہ ابن منظور فرماتے ہیں:

”والسالف المتقدم، والسلف...الجماعَةُ الْمُتَقَدِّمُونَ“ (لسان العرب 9 /158)۔

سالف: پہلے گزرے ہوئے کو کہتے ہیں، اور ”سلف“ پہلے گزری ہوئی جماعت کو کہا جاتا ہے۔

امام ابن فارس فرماتے ہیں:

”السِّينُ وَاللَّامُ وَالْفَاءُ أَصْلٌ يَدُلُّ عَلَى تَقَدُّمٍ وَسَبْقٍ. مِنْ ذَلِكَ السَّلَفُ: الَّذِينَ مَضَوْا“ (مقاییس اللغۃ 3 /95)۔

(س ل ف) کی اصل سبقت اور پیشگی پر دلالت کرتی ہے، اسی سے ”سلف“ ان لوگوں کو کہا جاتا ہے' جو گزر چکے ہیں۔

اور اسی بنا پر آدمی کے پہلے فوت شدہ اعزاء واقارب کو سلف کہا جاتا ہے' جو عمر اور فضیلت میں تم سے برتر ہوں۔ (دیکھئے: تہذیب اللغۃ: 4 / 287، از علامہ ازہری، نیز دیکھئے: المختصر الحثیث فی بیان أصول منہج السلف أصحاب الحدیث، ص:16)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿فَجَعَلۡنَٰهُمۡ سَلَفٗا وَمَثَلٗا لِّلۡأٓخِرِينَ ۞﴾ [الزخرف:56]۔

پس ہم نے انہیں گیا گزرا کر دیا اور پچھلوں کے لیے مثال بنا دی۔

نیز ارشاد باری ہے:

﴿وَأَن تَجۡمَعُواْ بَيۡنَ ٱلۡأُخۡتَيۡنِ إِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَۗ﴾ [النساء:23]۔

اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا۔

اسی طرح سنت رسول میں بھی سلف کا لفظ گزر جانے، فضل و مرتبہ اور امتیاز میں سبقت کے معنی میں استعمال ہوا ہے، جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا:

''...لَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ..'' (صحیح مسلم، حدیث:2450)۔

مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میرا آخری وقت آچکا ہے، اور تم میرے اہل خانہ میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی، اور میں تمہارا سب سے بہتر پیش رو ہوں...۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر لوگوں کے سلف رہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا:

''إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ..'' (صحیح بخاری:۷۴۶۷)۔

تم سے پہلے گزری ہوئی امتوں کے بالمقابل تمہاری بقا...۔

سلف اصطلاح شریعت میں:

شریعت کی اصطلاح میں سلف سے مراد کون ہیں اس بارے میں اہل علم کی حسب ذیل رائیں ہیں:

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سلف سے مراد صرف صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔
اور بعض کا کہنا ہے کہ سلف سے مراد صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ ہیں۔
جبکہ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم ورحمہم ہیں۔
(دیکھئے: وسطیۃ أہل السنۃ بین الفرق د. محمد با کریم، ص:92-94، وکتاب لزوم الجماعۃ، از: جمال بادی، ص 276-277)۔

اس سلسلہ میں صحیح اور مشہور قول جس پر جمہور اہل سنت قائم ہیں وہ یہ ہے کہ سلف سے مراد صحابہ رضی اللہ عنہم سمیت فضیلت سے سرافراز تین صدیوں کے اماماں ہدایت ہیں جن کے لئے نبی کریم ﷺ نے خیر وبھلائی، بلکہ امت میں سب سے بہتر ہونے کی شہادت دی ہے۔
چنانچہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''**خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ**''(صحیح بخاری:2652، وصحیح مسلم:2533)۔

سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان سے متصل ہیں، اور پھر جو ان سے متصل ہیں۔

اور مسند احمد میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: ''**أَنَا، وَالَّذِينَ مَعِي، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْأَثَرِ، ثُمَّ الَّذِينَ عَلَى الْأَثَرِ**''(مسند أحمد طبعۃ الرسالۃ، 14/186، حدیث:8483، محققین نے اس کی سند کو عمدہ قرار دیا ہے)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے بہتر لوگ کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اور وہ جو میرے ساتھ ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد

ہیں، اور پھر وہ جوان کے بعد ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”السَّلَفُ أَيْ مِنَ الصَّحَابَةِ فَمَنْ بَعْدَهُمْ“ (فتح الباری لابن حجر، 6/ 66)۔

سلف: یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے۔

راہ سلف یا سلفیت کیا ہے؟

کتاب وسنت کے نصوص اور سلف امت کے اقوال وفرمودات کی روشنی میں راہ اور سلف کی لغوی وشرعی وضاحت کے ساتھ ہی واضح ہوجاتا ہے کہ راہ سلف کیا ہے؟

راہ سلف دراصل اس روشن راہ کا نام ہے: جسے سلف صالحین نے اپنایا اور اپنے عقائد، عبادات، معاملات، احکام، تربیت، دعوت اور تزکیہ نفس وغیرہ میں اسی پر گامزن رہے۔

اور دین کے حصول، اس کے فہم، اس پر عمل اور اس کی دعوت کا یہی وہ منہج ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِٱلْحَقِّ وَبِهِۦ يَعْدِلُونَ ۝١٨١﴾ [الأعراف:181]۔

اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے موافق ہدایت کرتی ہے اور اس کے موافق انصاف بھی کرتی ہے۔

علامہ سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”أي: ومن جملة من خلقنا أمة فاضلة كاملة في نفسها، مكملة لغيرها، يهدون أنفسهم وغيرهم بالحق، فيعلمون الحق ويعملون به، ويعلِّمونه، ويدعون إليه وإلى العمل به“ (تیسیر الکریم الرحمن، از: سعدی ص:310)۔

یعنی ہماری مخلوقات میں ایک ایسی فضیلت والی امت بھی ہے جو خود مکمل ہے اور دوسروں کو

مکمل کرنے والی ہے، یہ لوگ خود کو اور دیگر لوگوں کو حق کی دعوت دیتے ہیں، چنانچہ حق کا علم رکھتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں، لوگوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں اور اس کی اور اس پر عمل کی دعوت دیتے ہیں۔

حق و ہدایت کا یہی وہ راستہ ہے جس کی ستھرائی اور تابناکی کے بارے میں نبی کریم نے فرمایا:

''قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ، فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ''(مسند أحمد طبعة الرسالة ،28/ 367، حديث: 17142)۔

یقیناً میں نے تمہیں بالکل روشن شاہراہ پر چھوڑا ہے، جس کی رات اس کے دن کی طرح تابناک ہے، میرے بعد اس سے وہی بھٹکے گا جو ہلاک ہونے والا ہوگا، اور جو میرے بعد زندہ رہے گا بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا، لہٰذا میری اور ہدایت یافتہ نیک خلفاء کی جن سنتوں کا تمہیں علم ہوا اسے لازم پکڑو۔

نیز ان ہونے والے اختلافات و فرقہ واریت کی سنگینی کا ذکر کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے سلف اور راہ سلف کی دوٹوک نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:

''افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَسَتَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً. قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ''مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي''(ابو داود، (حدیث ۴۵۹۶)، ترمذی (حدیث ۲۶۴۰)، ابن ماجہ (حدیث ۳۹۹۱)، اور احمد بن حنبل (۲/ ۳۳۲) نے ۔علامہ البانی نے اسے سلسلہ صحیحہ (حدیث ۲۰۳، و ۱۳۴۸) میں صحیح قرار دیا ہے۔

یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے، اور نصاریٰ (عیسائی) بہتر فرقوں میں بٹے، اور عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا: جو بالکل اسی طریقہ پر ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی کہ راہ سلف پر گامزن یہ جماعت ہمیشہ حق پر ڈٹی رہے گی، اس کے مخالفین اور دشمنان اسے کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے، اور اسے اللہ کی بابت کسی ملامت گر کی ملامت کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا، ارشاد نبوی ہے:

"لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ" (صحیح مسلم:1920)۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا، انہیں بے سہارا چھوڑنے والے کوئی نقصان پہنچا سکیں گے نہ ان کی مخالفت کرنے والے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا فیصلہ آجائے گا، اور وہ اسی پر قائم رہیں گے۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سلفیت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے منہج و طریقے کی پیروی کا نام ہے، کیونکہ وہ ہمارے سلف ہیں، جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، لہٰذا ان کی اتباع کا نام سلفیت ہے" (لقاء الباب المفتوح، سوال:1322، نیز دیکھئے: المختصر الحثیث فی بیان أصول منہج السلف أصحاب الحدیث، ص: 16)۔

نیز علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سلفی دعوت درحقیقت حقیقی اسلام کی دعوت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے خاتم الأنبياء والرسل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتارا تھا" (دیکھئے: التوسل أنواعہ وأحکامہ، از علامہ البانی، ص:91)۔

اسی طرح علامہ سلیم ہلالی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''راہ سلف درحقیقت اُس استدلال، تلقّی ،فہم، ہدایت، دعوت اور اصلاح کی راہ ہے، جو کتاب اللہ، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور ان کے امامان ہدایت تابعین کے آثار جیسے صحیح نقل کردہ بنیاد پر قائم ہے، کسی شخص یا جماعت یا فرقہ کی طرف منسوب نہیں ہے'' (دیکھئے: النبذ الوفیۃ فی وجوب الانتساب إلی السلفیۃ، از شیخ سلیم الہلالی ص:15)۔

سلفی کون ہیں؟

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ھو کل من کان علی مذھب السلف'' (سیر أعلام النبلاء ،6/ 12)۔

سلفی ہر وہ شخص ہے جو سلف کے منہج وطریقہ پر قائم ہو۔

یعنی عقیدہ، شریعت، اخلاق اور دعوت وغیرہ تمام تر اعتبارات سے راہ سلف پر قائم ہو۔

علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سلف : درحقیقت فضیلت والی صدیوں کے لوگ ہیں، لہٰذا جو ان کے نقش قدم کی پیروی کرے اور ان کے منہج وراستے پر چلے وہ سلفی ہے، اور جو اس میں ان کی مخالفت کرے وہ خلفی ہے'' (دیکھئے: الفتاویٰ الحمویہ، از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، تحقیق: ڈاکٹر احمد عبدالمحسن تویجری، ص: 187)۔

معلوم ہوا کہ سلفیت دراصل راہ سلف کی سچی اتباع کا نام ہے، صرف دعویداری کا نام نہیں، چنانچہ اس سلسلہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شیخ صالح فوزان فرماتے ہیں:

''سلفی نام رکھنا اگر حقیقت میں ہو، تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر صرف دعویٰ ہو، تو راہ سلف کے علاوہ پر ہوتے ہوئے اپنے آپ کو سلفی کہنا جائز نہیں۔

مثال کے طور پر اشاعرہ اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں، جبکہ یہ صحیح نہیں ہے

کیونکہ وہ جس منہج پر قائم ہیں وہ اہل سنت و جماعت کا منہج نہیں ہے۔

اسی طرح معتزلہ بھی اپنے آپ کو موحدین کہتے ہیں، جو درست نہیں۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

وَكُلٌّ يَدَّعِي وَصْلًا لِلَيْلَى ** وَلَيْلَى لَا تُقِرُّ لَهُمْ بِذَاكَا

لیلیٰ سے تعلق کا دعویٰ تو سبھی کرتے ہیں، لیکن لیلیٰ ان کے اس دعویٰ کو نہیں مانتی"(الاجوبۃ المفیدۃ علی أسئلۃ المناہج الجدیدۃ، از شیخ صالح فوزان، ص:39-40)۔

اسی اہم نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے سابق وزیر برائے اسلامی امور و اوقاف، سعودی عرب شیخ صالح بن عبد العزیز آل شیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"مسلمان دو طرح کے ہیں: سلفی اور خلفی

سلفی: سلف صالحین کے متبعّین کو کہا جاتا ہے۔

خلفی: خلف (بعد کے لوگوں) کے افکار و نظریات کے پیروکاروں کا نام ہے، اور انہی کا نام بدعتی بھی ہے۔ کیونکہ جو بھی علم و عمل اور فقہ و فہم میں سلفِ صالحین کے طریقہ کو پسند نہ کرے، وہ خلفی بدعتی ہے۔

سلفِ صالحین: سے مراد فضیلت والی صدیوں کے لوگ ہیں، اور ان میں سرِفہرست اور بنیادی طور پر رسول گرامی ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی ثنا خوانی کرتے ہوئے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ﴾ [الفتح:۲۹]۔

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں

رحم دل ہیں، آپ انہیں دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔(دیکھئے: ہذہ مفاہیمنا ص:230)۔

علامہ بکر بن عبداللہ ابوزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سلف کی اصل راہ پر سلفی رہو، یعنی توحید اور عبادات وغیرہ دین کے تمام ابواب میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کا التزام کرتے ہوئے، سنتوں کو اپنی ذات میں عملی طور پر ڈھالتے ہوئے اور جدال، جھگڑا اور علم کلام نیز گناہ و معاصی اور شریعت بیزاری پر آمادہ کرنے والے امور میں پڑنے سے گریز کرتے ہوئے صحابہ کرام اور ان کے بعد ان کے نقش قدم پر قائم سلف صالحین کی راہ پر گامزن رہو" (دیکھئے: حلیۃ طالب العلم، ضمن "المجموعۃ العلمیۃ"، ص:143)۔

بصورت دیگر سلفی کہلانے کا سچا حقدار نہ ہوگا - والعیاذ باللہ - بلکہ خلفی کہلائے گا، جیسا کہ آج کل بہت سے افراد اور ٹولیوں گروہوں نے سلفیت کو اپنی خواہشات نفسانی کی لونڈی بنا رکھا ہے، اپنی مصلحتوں کے مطابق سلفیت کو "لبادہ" کی مانند جب چاہتے ہیں زیب تن کرتے ہیں اور حسب منشا نکال پھینکتے ہیں!

ایسی رنگ برنگی سلفیت کے دعویداروں (مثلاً: تکفیریوں، تحریکیوں، جہادیوں، حدادیوں وغیرہ) سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں علامہ مقبل بن ہادی وادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"السلفية ليست جبة يلبسها إذا أراد، وإذا أراد خلْعها خلعها، بل هي التزام بكتاب الله وبسنة رسول الله ﷺ على فهم السلف الصالح" (تحفۃ المجیب علی أسئلۃ الحاضر والغریب (ص:185)۔

سلفیت کوئی جبہ نہیں ہے کہ جب مرضی ہو پہن لے اور جب جی چاہے نکال پھینکے، بلکہ سلفیت سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پابندی کا نام ہے۔

نسبت ''سلفیت'' کی بابت ایک شبہ کا ازالہ:

بعض لوگ راہ سلف کی طرف انتساب کی بابت مختلف شبہات میں سے ایک شبہ یہ پیش کرتے ہیں کہ سلفیت کوئی نسبت نہیں ہے، بلکہ سلف تو پچھلے دور اور زمانہ کو کہا جاتا ہے! لہٰذا کسی زمانہ کی طرف نسبت چہ معنیٰ دارد؟ اور پھر یہ لوگ اس نسبت کو بزعم خویش بدعت کہتے ہیں؟؟

یہ دراصل ایک بودا اور احمقانہ شبہ ہے جو سیرت صحابہ وتابعین وتبع تابعین اور امت کی تاریخ سے جہالت کا نتیجہ ہے، کیونکہ یہ بات بار بار واضح ہو چکی ہے کہ یہ سلف کا لغوی معنیٰ ہے، جبکہ اصطلاحی اطلاق میں سلف ''صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین'' کو کہا جاتا ہے، اور اس اعتبار سے سلف کی طرف نسبت کرتے ہوئے، سلفیت یا سلفی کہنے کا معنیٰ ان کے فہم وسمجھ کے مطابق کتاب وسنت کی پیروی کرنا ہے۔ لہٰذا سلفیت کا مقصود گزرا ہوا زمانہ نہیں بلکہ عقیدہ ومنہج، علم وعمل اور دعوت میں قرون مفضلہ صحابہ، تابعین وتبع تابعین کے فہم وفقہ کے مطابق کتاب وسنت کی پیروی کا نام ہے۔

ماضی قریب میں اس باطل شبہ اور فتنہ انگیزی کا سب سے بڑا علمبردار محمد سعید رمضان البوطی کردی ترکی اشعری ہے۔ سلفیت دشمنی میں اس شخص کا ایک بڑا نام ہے، یہ منہجی فرقہ واریت اور مسلکی گروہ بندیوں سے الگ رہ کر سلف امت خیر القرون کے منہج کی پیروی کو ''لامذہبیت'' کا نام دیتا ہے اور اسے بدعت و ناجائز گردانتا ہے۔ اشعری عقائد کی نشر واشاعت اور سلفیت دشمنی میں اس کی دو کتابیں اپنے مشمولات کے اعتبار سے نہایت خطرناک ہیں:

۱- السلفية مرحلة زمنية مباركة وليست مذهبا إسلاميا۔

۲- اللامذهبية أخطر بدعة تهدد الشريعة الاسلامية۔

لیکن الحمد للہ اس شخص کی دسیسہ کاریوں کو علماء حق نے پورے طور پر بے نقاب کیا ہے، چنانچہ امام العصر علامہ البانی رحمہ اللہ، محدث وقت شیخ عبد المحسن العباد حفظہ اللہ، علامہ شیخ صالح فوزان حفظہ

اللہ اور شیخ عبد القادر حامد حفظہ اللہ نے اس کی زہر افشانیوں اور گمراہیوں کا پردہ چاک کیا ہے، فجزاہم اللہ خیراً۔

الحمدللہ سلفی یا سلفیت کی نسبت کوئی نومولود یا جدید نہیں ہے، بلکہ عہد تابعین ہی سے لے کر اسلامی تاریخ کے تقریباً ہر دور میں یہ نسبت نمایاں طور پر تاریخ وسیر کی کتابوں میں اعیان امت کے حق میں استعمال ہوتی رہی ہے، اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ نسبت باطل عقائد ونظریات اور بدعات وخرافات کے بالمقابل استعمال ہوتی رہی ہے، چنانچہ آٹھویں صدی ہجری کے مایہ ناز امام، مورخ اور مرجع وقت علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی: ۷۴۸ھ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب سیر أعلام النبلاء میں اور اسی طرح سیر وتراجم کے دیگر مصنفین نے اپنی کتابوں میں ایک بڑی تعداد کے عقیدہ ومنہج کی ستھرائی واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''وہ سلفی تھے''، چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

مشہور تابعی امام زہری ایک مسئلہ میں اپنے سلف صحابہ رضی اللہ عنہ کا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ العُلَمَاءِ، يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ فِيهَا، لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا''(صحیح البخاری،1/56)۔

میں نے علماء سلف میں سے کچھ لوگوں کو پایا جو (ہاتھی وغیرہ کی ہڈیوں) سے کنگھی کیا کرتے تھے، اور اس میں رکھ کر تیل استعمال کیا کرتے تھے، اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو اُن کے سلف تھے۔

اسی طرح امام ابن المبارک رحمہ اللہ عمرو بن ثابت کے بارے میں تمام لوگوں کے سامنے فرماتے تھے:

''دَعُوا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ''(صحیح مسلم1/16)۔

عمرو بن ثابت کی حدیث چھوڑ دو، کیونکہ وہ سلف کو گالی دیا کرتا تھا۔

ظاہر ہے کہ سلف کے استعمال سے ان کی مراد اپنے سے پیشتر صحابہ وتابعین ہیں۔

اسی طرح امام ذہبی رحمہ اللہ امام یعقوب فسوی کے بارے میں کہتے ہیں:

''وَمَا عَلِمْتُ يَعْقُوْبَ الفَسوِيَّ إِلاَّ سَلَفِيّاً، وَقَدْ صَنَّفَ كِتَاباً صَغِيْراً فِي السُّنَّةِ'' (سیر أعلام النبلا طبع الرسالۃ، 13/183)۔

میں یعقوب فسوی کو سلفی ہی جانتا ہوں، انہوں نے سنت کے بارے میں ایک چھوٹی سی کتاب بھی لکھی ہے۔

ایک جگہ حافظ حدیث کی شرطیں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''فَالَّذِي يحتَاج إِلَيْهِ الحَافِظُ أَن يَكُون تقياً ذكياً، نَحْوِيّاً لُغَوِيّاً زكياً، حَيِيّاً، سَلَفياً'' (سیر أعلام النبلاء، 13/380)۔

حافظ حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ شعار، ذہین، نحوی، لغوی، نیک، حیادار اور سلفی ہو۔

امام دارقطنی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''لَمْ يَدْخلِ الرَّجُلُ أَبداً فِي علمِ الكَلاَمِ وَلاَ الجِدَالِ، وَلاَ خَاضَ فِي ذَلِكَ، بَلْ كَانَ سلفيّاً'' (سیر أعلام النبلاء، 16/457)۔

آدمی کبھی علم کلام وبے جا بحث ومباحثہ میں داخل نہ ہوا، نہ اس میں پڑا، بلکہ سلفی تھا۔

امام ابن ہبیرہ شیبانی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''وَكَانَ يَعرفُ المذْهَبَ وَالعَرَبِيَّةَ وَالعَرُوضَ، سَلَفِيّاً أَثرِيّاً'' (سیر أعلام النبلاء، 20/426)۔

انہیں مذہب، عربی زبان اور فن عروض کا بھی علم تھا، اور وہ صاحب اثر وحدیث، سلفی تھے۔

امام محمد بن یحییٰ زبیدی کے بارے میں فرماتے ہیں:

''وَكَانَ حَنَفِيّاً سَلَفِيّاً'' (سیر أعلام النبلاء، 20/317)۔

یہ (غیر متعصب) حنفی سلفی تھے۔

ابن المجد مقدسی کے بارے میں کہتے ہیں:

’’وَكَانَ ثِقَةً ثَبْتاً، ذكياً، سَلَفِيّاً‘‘ (سیر أعلام النبلاء،23/118)۔

یہ نہایت ثقہ، پختہ، ذہین اور سلفی تھے۔

معلوم ہوا کہ سلفی یا سلفیت گزرے ہوئے زمانہ کی نسبت نہیں بلکہ خیر القرون کے منہج کی طرف منسوب ہے، اور یہ نسبت نومولود یا بدعت نہیں، بلکہ تاریخ کے ادوار میں ائمہ وعلماء کے ساتھ اس نسبت کا استعمال ہوتا رہا ہے، اور یہی نہیں بلکہ سلفیت سب سے بہترین طریقہ ہے، اور اس سے اعراض کرنے والا جہالت وضلالت کے دہانے پر ہے، چنانچہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’فكل من أعرض عن الطريقة السلفية الشرعية الإلهية، فإنه لا بد أن يضل ويتناقض، ويبقى في الجهل المركب أو البسيط‘‘ (درء تعارض العقل والنقل،5/356)۔

چنانچہ جو بھی شخص اللہ کی شریعت کے سلفی طریقہ سے اعراض کرے گا' لازمی طور پر گمراہ ہوگا، تناقض کا شکار ہوگا اور جہل مرکب یا جہل بسیط میں پڑا رہے گا۔

نیز فرماتے ہیں:

’’وَيُقَالُ لِلطَّرِيقَةِ السَّلَفِيَّةِ: الطَّرِيقَةُ الْمُثْلَى‘‘ (مجموع الفتاوی،10/99)۔

سلفی طریقہ کو سب سے عمدہ اور مثالی طریقہ کہا جاتا ہے۔

نیز اسی معنیٰ کی جامع ترجمانی اور وضاحت کرتے ہوئے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا تھا:

’’لَا يُصْلِحُ آخِرَ هَذِهِ الأُمَّةِ إِلَّا مَا أَصْلَحَ أَوَّلَهَا‘‘ (التمہید لابن عبدالبر ۲۳/۱۰)۔

اس امت کے آخر کی اصلاح اسی منہج سے ہوسکتی ہے جس سے اس کے اول کی اصلاح ہوئی تھی۔

راہ سلف کی حقانیت:

راہ سلف ہی حق اور سچی ربانی راہ ہے، کیونکہ کتاب اللہ، سنت رسول، سلف امت کی شہادتیں اس کی خیریت وحقانیت پر دلالت کناں ہیں، چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِنْ ءَامَنُوا۟ بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ ٱهْتَدَوا۟ ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّمَا هُمْ فِى شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ ٱللَّهُ ۚ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾﴾ [البقرۃ: 137]۔

اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں، اور اگر منھ موڑیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرے گا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ایمان لانے کو ہدایت کی علامت اور اس سے اعراض کو شقاق وگمرہی کی دلیل قرار دیا ہے۔

② ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ ٱلْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِۦ جَهَنَّمَ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾ [النساء: ۱۱۵]۔

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

اور مومنوں کا راستہ وہی ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم قولی، عملی اور

اعتقادی طور پر گامزن تھے، اللہ تعالیٰ نے اس سے نکل کر دوسرے راستے کی پیروی کو حرام قرار دیا ہے اور ایسا کرنے پر جہنم اور بُرے انجام کی وعید سنائی ہے۔

③ ارشاد باری ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝١٠٠﴾ [التوبۃ:100]۔

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سابقین اولین مہاجرین و انصار صحابہ کی اقتداء اور پیروی کرنے والوں کی مدح وثنا فرمائی ہے، کیونکہ انہوں نے دین کو نبی کریم ﷺ سے بلا واسطہ سیکھا اور حاصل کیا ہے، آپ کے اقوال وفرمودات کو براہ راست سنا اور دیکھا ہے، اس لئے آپ ﷺ کے مقصود و مراد کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے امت کے کسی طبقہ کو وہ فضیلت میسر نہ ہوئی۔

اور اللہ تعالیٰ نے انہی کے سچے مومن ہونے کی گواہی دی ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝٧٤﴾ [الانفال: 74]۔

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد پہنچائی، یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

④ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ سلف کی خیریت کی شہادت دی ہے، چنانچہ مشہور حدیث میں ارشاد فرمایا:

''خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ''(صحیح بخاری:2652، وصحیح مسلم:2533)۔

سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان سے متصل ہیں، اور پھر جو ان سے متصل ہیں۔

⑤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ سلف کو حق قرار دیا ہے' اور تا قیامت اس پر قائم رہنے کی بشارت سنائی ہے، ارشاد نبوی ہے:

''لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ''(صحیح مسلم:1920)۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا، انہیں بے سہارا چھوڑنے والے کوئی نقصان پہنچا سکیں گے نہ ان کی مخالفت کرنے والے' یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا فیصلہ آجائے گا، اور وہ اسی پر قائم رہیں گے۔

⑥ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہتر فرقوں میں سے صرف منہج سلف کے رہروؤں کو جنت کی خوشخبری دی ہے، جو اس کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے، ارشاد نبوی ہے:

''...وَسَتَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً. قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ''مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي''(ترمذی: 2641، الحاکم:129، دیکھئے: سلسلة الأحاديث الصحيحة ، از علامہ البانی (حدیث ۲۰۳، و ۱۳۴۸)۔

عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک

کے! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا: جو بالکل اسی طریقہ پر ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

⑦ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لَا عَيْبَ عَلَى مَنْ أَظْهَرَ مَذْهَبَ السَّلَفِ وَانْتَسَبَ إِلَيْهِ وَاعْتَزَى إِلَيْهِ بَلْ يَجِبُ قَبُولُ ذَلِكَ مِنْهُ بِالِاتِّفَاقِ. فَإِنَّ مَذْهَبَ السَّلَفِ لَا يَكُونُ إِلَّا حَقًّا“(مجموع الفتاوی،4/149)۔

مسلکِ سلف ظاہر کرنے والے اور اس کی طرف نسبت کرنے والے پر کوئی عیب وملامت نہیں، بلکہ اسے قبول کرنا بالاتفاق واجب ہے، کیونکہ مسلک سلف حق ہی ہوتا ہے۔

⑧ نیز تاویل کرنے والوں کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْعَقْلِ الصَّرِيحِ وَلَا فِي شَيْءٍ مِنْ النَّقْلِ الصَّحِيحِ مَا يُوجِبُ مُخَالَفَةَ الطَّرِيقِ السَّلَفِيَّةِ أَصْلًا“(مجموع الفتاوی،5/28)۔

جان لو کہ صریح عقل اور صحیح شرعی دلیل میں سرے سے کوئی ایسی چیز ہے ہی نہیں جو راہ سلف کی خلاف ورزی کی موجب ہو۔

⑨ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”كُلُّ مَنْ خَرَجَ عَنِ الْحَقِّ فَإِنَّهُ ضَالٌّ حَيْثُمَا تَوَجَّهَ؛ لِأَنَّ الْحَقَّ وَاحِدٌ وَمَنْهَجٌ مُتَّحِدٌ، يُصَدِّق بَعْضُهُ بَعْضًا“(تفسیر ابن کثیر،6/95)۔

جو بھی حق سے نکل جائے وہ جس سمت بھی جائے گمراہ ہے؛ کیونکہ حق ایک ہے اور ایک راہ ہے، اس کا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے۔

⑩ شیخ احمد نجمی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

''جو کہتا ہے کہ سلفیت حق نہیں ہے''، ہم اسے کیسے جواب دیں؟

تو انہوں نے فرمایا:

''یہ شخص جھوٹا ہے؛ کیونکہ سلفیت میں سلف صالحین کے فہم کے مطابق اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کی پیروی کی جاتی ہے؛ اگر یہ حق نہیں ہے تو سلفیت بھی نہیں ہے، اور اگر یہ حق ہے تو سلفیت بھی حق ہے... راہ سلف کے پیروکار ہی حق پر ہیں، دوسرے لوگ نہیں؛ کیونکہ ان کے امام رسول اللہ ﷺ ہیں'' (دیکھئے: الفتاوی الجلیۃ عن المناہج الدعویۃ، ۲/ ۱۴۰-۱۴۱، دار المنہاج)۔

راہ سلف کے پیروکاروں کے القاب اور صفاتی نام:

بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے راہ سلف کے پیروکاروں کو ان کے مختلف صفاتی ناموں اور القاب مثلاً: اہل الحدیث، اہل السنۃ والجماعت، فرقۂ ناجیہ، طائفۂ منصورہ، اور غرباء، سلفی وغیرہ کے سبب طعنہ کستے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، حالانکہ یہ بات یا تو لاعلمی یا پھر داخلی عناد کا نتیجہ ہے، ورنہ سلفیت یا سلفیوں کا عقیدہ ومنہج علم ومعرفت، عمل وسلوک اور دعوت وارشاد میں وہی طریقہ ومنہج ہے جو سلف امت صحابہ، تابعین اور تبع تابعین خیر القرون کا تھا، ذیل میں ان صفاتی ناموں اور القاب کا سرسری تذکرہ کیا جارہا ہے:

① اہل السنۃ والجماعۃ:

یہاں ''سنت'' سے مراد پورا اسلام ہے، جو رسول ﷺ کی سیرت میں ڈھلا ہوا ہے، علم نافع اور عمل صالح کا پورا گنجینہ جس پر خیر القرون کے لوگ عمل پیرا تھے، چنانچہ امام ابو محمد حسن بربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اعلموا أن الإسلام هو السنة، والسنة هي الإسلام، ولا يقوم أحدهما إلا بالآخر ''(شرح السنۃ للبربہاری،ص:35)۔

جان لوکہ اسلام ہی سنت ہے اور سنت ہی اسلام ہے، دونوں ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔

اور جماعت : جمع سے ماخوذ ہے جو افتراق کی ضد اجتماع کے معنیٰ میں ہے، اور یہاں جماعت سے مراد جماعت صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور تاقیامت ان کے نقش قدم پر پختگی سے قائم رہنے والے ہیں، اسی لئے فرقوں سے متعلق حدیث میں ہے:

''...وَسَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلا وَاحِدَةً.

قَالُوا: مَنْ هِيَ؟ قَالَ: ''الْجَمَاعَةُ''(سنن ابن ماجہ، حدیث: 3992، نیز دیکھئے: صحیح الجامع، حدیث:1082)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، وہ سب جہنم میں جائیں گے، سوائے ایک کے۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا: ''جماعت''۔ یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے منہج وطریقہ پر جمع اور متحد رہیں گے۔

جیسا کہ دوسری روایت میں فرمایا:

''مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَومَ وَأَصْحَابِي''۔

جو اس طریقہ پر قائم رہیں گے جس پر آج میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم قائم ہیں۔

یعنی جو نبی کریم ﷺ اور جماعت صحابہ کے منہج سے وابستہ رہ کر اللہ کے دین پر متحد رہیں گے، عقدی انحرافات، بدعات وخرافات اور مسلمانوں کی جماعت حقہ سے بغاوت کر کے افتراق وانتشار پیدا نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾ [آل عمران:۱۰۶]۔

جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”يَعْنِي: يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِينَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعَة وَالْفُرْقَةِ“ (تفسیر ابن کثیر، 2/92)۔

یعنی قیامت کے دن، جب اہل سنت و جماعت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہل بدعت وافتراق کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

شیخ صالح بن فوزان حفظہ اللہ ”اہل السنۃ والجماعۃ“ کی وجہ تسمیہ کی بابت ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

”اہل سنت کا نام اہل سنت اس لئے ہے کہ وہ سنت پر عمل کرتے ہیں اور اس کی پابندی کرتے ہیں۔

اور ان کا نام ”جماعت“ اس لئے ہے کہ: وہ باہم متحد ہیں آپس میں ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ ان کا منہج ایک ہے، وہ ہے کتاب وسنت، وہ حق پر متحد ہیں، اور ایک امام پر اکٹھا ہیں، چنانچہ عمومی طور پر ان کے سارے کام ہی اجتماعیت، باہمی تعاون اور آپسی محبت والفت پر مبنی ہیں“ (دیکھئے: الأجوبۃ المفیدۃ، از شیخ صالح فوزان، ص: ۲۵۶)۔

② اہل الحدیث:

اس نام کی وجہ تسمیہ واضح ہے کہ یہ عقیدہ ومنہج، فکر ونظریہ اور عمل وسلوک ہر اعتبار سے حدیث الٰہی وحدیث نبوی (کتاب وسنت) کو قولی وعملی طور پر حرز جاں بناتے ہیں۔

اس نام یا لقب کی بنیاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ

وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ‘‘(صحیح مسلم:1920)۔
میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا، انہیں بے سہارا چھوڑنے والے کوئی نقصان پہنچا سکیں گے نہ ان کی مخالفت کرنے والے یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فیصلہ آجائے گا، اور وہ اسی پر قائم رہیں گے۔

اور اس گروہ کے بارے میں امام احمد بن حنبل، امام علی بن المدینی وغیرہ علماء محدثین فرماتے ہیں:

’’إِنْ لَمْ تَكُنْ هَذِهِ الطَّائِفَةُ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ‘‘۔
اگر یہ گروہ اہل الحدیث کا نہیں ہے، تو میں نہیں جانتا کہ پھر وہ کون لوگ ہیں؟

(دیکھئے: معرفۃ علوم الحدیث، از امام حاکم (ص: ۱۳)، و’’تحفۃ الأحوذی‘‘ مقدمہ (ص ۱۳)، وجامع ترمذی، حدیث (۲۲۲۹) کے بعد، و’’خلق أفعال العباد‘‘ (ص: ۶۱)، نیز دیکھئے: مجموع فتاویٰ (۳/ ۱۲۹)، و(۳/ ۱۵۹، و۳/ ۱۷۹، و۳/ ۳۴۷)، وشرف اصحاب الحدیث، ص: ۲۵-۲۶)۔

ایک شبہہ: بعض لوگ سمجھتے ہیں اور طعنہ بھی دیتے ہیں کہ اس سے مراد تو محدثین ہیں جنہوں نے حدیثیں روایت کی ہیں اور اپنی کتابوں میں اکٹھا کی ہیں، نہ کہ بعد کے لوگ اور آج تک کے سلفی اور اہل الحدیث حضرات!!

ازالہ: یہ اس حدیث کا ناقص معنیٰ ہے، جو امر واقع پر منطبق نہیں ہوتا، بایں طور کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ یہ فضیلت صرف علم اور جمع وتدوین پر حاصل ہو، عمل اس میں شامل یا مشروط نہ ہو، اس لئے کہ عمل ہی علم کا ثمرہ اور نچوڑ ہے جو اصل مطلوب ہے، نیز یہ کہ آج اس دور میں احادیث کی روایت اور جمع وتدوین کا سلسلہ تو منقطع ہے، جبکہ عمل کا سلسلہ باقی ہے، اور ان شاء اللہ بشارت نبوی کے مطابق تاقیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ’’اہل الحدیث‘‘ کا صحیح اور جامع معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے

ہیں:

”وَنَحْنُ لَا نَعْنِي بِأَهْلِ الْحَدِيثِ الْمُقْتَصِرِينَ عَلَى سَمَاعِهِ أَوْ كِتَابَتِهِ أَوْ رِوَايَتِهِ بَلْ نَعْنِي بِهِمْ: كُلَّ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِحِفْظِهِ وَمَعْرِفَتِهِ وَفَهْمِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَاتِّبَاعِهِ بَاطِنًا وَظَاهِرًا“ (مجموع الفتاوی،4/ 95)۔

اہل حدیث سے ہمارا مقصود وہ نہیں ہیں جو محض حدیث کو سننے یا لکھنے یا روایت پر اکتفا کرتے ہیں، بلکہ ہمارا مقصود ہر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ اسے یاد کرے، اس کا علم حاصل کرے، ظاہری و باطنی طور پر اسے سمجھے اور ظاہری و باطنی طور پر اس کی اتباع کرے۔

نیز اہل حدیث کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وَأَئِمَّتُهُمْ فُقَهَاءُ فِيهَا وَأَهْلُ مَعْرِفَةٍ بِمَعَانِيهَا وَاتِّبَاعًا لَهَا: تَصْدِيقًا وَعَمَلًا وَحُبًّا وَمُوَالَاةً لِمَنْ وَالَاهَا وَمُعَادَاةً لِمَنْ عَادَاهَا“ (مجموع الفتاوی،3/ 347)۔

ائمۂ حدیث وہ ہیں جو اس کی گہری سمجھ رکھنے والے، اور اس کے معانی کا علم اور تصدیق، عمل اور محبت کے ذریعہ اس کی اتباع و پیروی کرنے والے ہیں، اور جو اس سے محبت رکھنے والوں سے محبت اور دشمنوں سے دشمنی رکھتے ہیں۔

نیز جامع المسائل میں فرماتے ہیں:

”فإنه فَهِمَ من قولنا "أهل الحديث" المحدثين الذين يروون الحديث أو يحفظونه، وهذا لا يدلُّ عليه لفظُنا ولم نَعْنِه، فإنّ أهلَ الحديث هم المنتسبون إليه اعتقادًا وفقهًا وعملاً، سواء رَوَوا الحديث أو لم يَرْوُوه“ (جامع المسائل لابن تیمیۃ طبع عالم الفوائد - المجموعۃ الخامسۃ، ص: 75)۔

ہمارے ”اہل الحدیث“ کہنے سے انہوں نے ان محدثین کو سمجھا ہے جو حدیثیں روایت کرتے ہیں یا انہیں حفظ کرتے ہیں، جبکہ اس پر ہمارا لفظ دلالت کرتا ہے نہ وہ ہماری مراد ہے، کیونکہ اہل

حدیث: وہ ہیں جو عقیدہ، فقہ اور عمل ہر حیثیت سے اس سے نسبت رکھتے ہیں ۔۔۔خواہ حدیث کی روایت کریں یا نہ کریں۔

③ فرقۂ ناجیہ (نجات یافتہ جماعت):

یہ بھی راہ سلف کے رہروؤں کا ایک صفاتی نام یا لقب ہے، یہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے ماخوذ ہے جس میں آپ نے فرمایا:

’’افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَإِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ‘‘، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ’’**الْجَمَاعَةُ**‘‘ (سنن ابن ماجہ، حدیث:3992، نیز دیکھئے: صحیح الجامع، حدیث:1082)۔

یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے، جن میں سے ایک جنتی ہے بہتر جہنمی، اور نصاریٰ (عیسائی) بہتر فرقوں میں بٹے، جن میں سے اکہتر جہنمی ہیں صرف ایک جنتی ہے اور اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، ایک جنتی ہوگا بہتر جہنمی ہوں گے! پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جماعت‘‘۔

ناجیہ کی وجہ تسمیہ حدیث کے مفہوم سے ہے کہ بقیہ سب جہنمی ہوں گے، صرف ایک طائفہ نجات یافتہ ہوگا۔

④ طائفۂ منصورۃ (نصرت الٰہی سے سرفراز جماعت):

یہ نام نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے ماخوذ ہے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

’’إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ‘‘(جامع الترمذی (4/ 485، حدیث 2192)، نیز دیکھئے: الصحیحۃ، (403)۔

اگر اہل شام بگڑ جائیں تو تم میں کوئی بھلائی نہیں، میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ مدد سے سرفراز رہے گا، انہیں بے سہارا چھوڑنے والے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

ابن حبان اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

’’وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورَةٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ‘‘(صحیح ابن حبان، حدیث: 6714، والسنن الکبری بیہقی، حدیث: 18617)۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر مدد سے سرفراز رہے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔

⑤ الغرباء (اجنبی):

اس سے کوئی نامزد جماعت مراد نہیں ہے، بلکہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ بعد کے ادوار میں حق پرستوں کی تعداد امت کے درمیان بہت کم ہوگی، جبکہ حق، دلائل اور تمسک بالسنۃ کی بنیاد پر وہ شان وشوکت میں ہوں گے، جیسا کہ آغاز اسلام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت تھی، اس غربت واجنبیت کا لقب نبی کریم ﷺ کی اس حدیث سے ماخوذ ہے جس میں ارشاد ہے:

’’بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ‘‘(صحیح مسلم: 145)۔

اسلام اجنبیت کے عالم میں شروع ہوا تھا، اور عنقریب پھر اجنبی ہو جائے گا، لہٰذا اجنبیوں کے لئے بشارت ہے۔

دیگر روایات میں ان اجنبیوں کی کچھ اہم خصوصیات کا بھی ذکر ہے:

چنانچہ مسند احمد میں ہے:

’’ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: **"الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ**‘‘ (مسند أحمد، حدیث:16690)۔

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ اجنبی کون ہوں گے؟ فرمایا: جو لوگوں کے بگڑ جانے پر ان کی اصلاح کریں گے۔

اور ایک روایت میں ہے:

’’طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ أُنَاسٌ صَالِحُونَ فِي أُنَاسٍ سُوءٍ كَثِيرٍ مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ‘‘ (مسند احمد:7072، نیز دیکھئے: صحیح الجامع:3921)۔

ان اجنبیوں کے لئے خوشخبری ہے، جو بہت سارے برے لوگوں میں کچھ نیک لوگ ہوں گے، ان کی نافرمانی کرنے والے ان کے فرمانبرداروں سے زیادہ ہوں گے۔

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے:

’’استوصوا بأهل السنة خيراً، فإنهم غرباء‘‘ (اعتقاد أہل السنۃ والجماعۃ، از لالکائی، نمبر:49، نیز دیکھئے: کشف الکربۃ فی وصف أہل الغربۃ، ص:319)۔

اہل سنت کے حق میں خیر و بھلائی کی وصیت قبول کرو، کیونکہ وہ اجنبی ہیں۔

شیخ عبداللہ عبدالحمید اثری سلفیوں کے متعدد اسماء و القاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’لفظ "السَّلف الصالح" يرادف مصطلح أَهل السنة والجماعة، كما يُطلق عليهم- أَيضا- أَهل الأثر، وأَهل الحديث، والطائفة المنصورة، والفرقة الناجية، وأَهل الاتباع، وهذه الأَسماء والإطلاقات مستفيضة عن علماء السلف‘‘ (الوجیز فی عقیدۃ السلف الصالح أہل السنۃ والجماعۃ، از عبداللہ بن عبدالحمید الأثری، ص:40)۔

سلف صالح کا لفظ اہل سنت و جماعت کی اصطلاح کے مترادف ہے، اسی طرح انہیں اہل اثر، اہل حدیث، طائفۂ منصورہ، فرقۂ ناجیہ اور اہل اتباع بھی کہا جاتا ہے، یہ تمام اسماء و القاب علماء سلف کے یہاں عام اور مشہور ہیں۔

راہ سلف کی پیروی واجب ہے:

راہ سلف کی پیروی واجب ہے، جیسا کہ کتاب و سنت کے دلائل اور آثار صحابہ و تابعین وغیرہ میں اس کے متعدد دلائل موجود ہیں:

امام ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’قد ثَبت وجوب اتِبَاع السّلف رَحْمَة الله عَلَيْهِم بِالْكتاب وَالسّنة وَالْإِجْمَاع‘‘(ذم التاویل،ص:35)۔

سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کی اتباع کا وجوب کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔

چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

① اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾﴾ [التوبۃ:۱۰۰]۔

اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ نے سابقین اولین سے مطلق رضامندی کی اوراسی طرح ان کے مخلص اور پختہ پیروکاروں سے بھی رضامندی کی خبر دی ہے۔

② نیز ارشاد باری ہے:

﴿وَمَن يُشَاقِقِ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ ٱلۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِۦ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِۦ جَهَنَّمَۖ وَسَآءَتۡ مَصِيرًا ١١٥﴾ [النساء: ۱۱۵]۔

جوشخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے راستے کی پیروی نہ کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے جبکہ پہلی آیت کریمہ میں اللہ نے ان کے پیروکاروں سے اپنی رضامندی کا اعلان فرمایا ہے۔

③ اسی طرح ارشاد باری ہے:

﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِي مُسۡتَقِيمٗا فَٱتَّبِعُوهُۖ وَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَن سَبِيلِهِۦۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ١٥٣﴾ [الأنعام: ۱۵۳]۔

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''خَطَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطًّا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: **'هٰذَا سَبِيلُ اللهِ مُسْتَقِيمًا'**، قَالَ: ثُمَّ خَطَّ عَنْ يَمِينِهِ، وَشِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: **'هٰذِهِ السُّبُلُ، لَيْسَ مِنْهَا سَبِيلٌ إِلَّا عَلَيْهِ شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ''** ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ﴾ [الأنعام:۱۵۳]۔(مسند احمد:۴۴۳۷ محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ایک لکیر کھینچی، اور کہا: یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے، کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اس کے دائیں اور اس کے بائیں لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: یہ پگڈنڈیاں (گمراہی کے راستے) ہیں، ان میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان ہے جو اُس کی طرف بلا رہا ہے۔ پھر آپ نے پڑھا: ترجمہ: (اور یہی میری صراط مستقیم ہے، سو اسی پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو۔)

④ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''**خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ**''(صحیح بخاری:2652، وصحیح مسلم:2533)۔

سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان سے متصل ہیں، اور پھر جو ان سے متصل ہیں۔

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ان تین صدیوں کے لوگوں کو ''خیر'' ہونے کی گواہی دینا ان کی فضیلت، جلالۃ قدر، سبقت اسلام، شریعت کی بابت وسیع علم اور سنت رسول ﷺ پر مضبوطی سے گامزن ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

⑤ نبی کریم نے اپنی عظیم نصیحت و وصیت میں فرمایا تھا:

''.. **فَإِنَّ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي، وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ**

وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ‘‘(سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (6/526،حدیث 2735،وصحیح الترغیب 37)۔

...تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا بہت سارا اختلاف دیکھے گا،اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر کاربند رہنا،اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا،اور دانتوں سے خوب اچھی طرح پکڑ لینا،اور دیکھنا نئی نئی ایجاد کردہ باتوں سے بچنا، کیونکہ دین میں ہر نئی ایجاد کردہ بات بدعت ہے،اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس وصیت میں نبی کریم ﷺ نے اپنی اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت کو بالخصوص کثرت اختلاف کے دور میں لازم پکڑنے کا حکم دیا ہے۔

٦ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ‘‘(سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (3/233،حدیث 1233)۔

میرے بعد دو لوگوں: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرو،عمار کی راہ اپناؤ اور ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کے عہد (وصیتوں نصیحتوں) پر قائم رہو۔

یہ حدیث اپنے معنیٰ میں بالکل صریح ہے۔

٧ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فتنوں کی حالت میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء کا حکم دیتے ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا،وہ بیان کرتے ہیں:

’’إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: "إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا"، أَوْ قَالَ: "اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً"، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ"، وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ‘‘(مسند أحمد،14/219،حدیث 8541،مسند کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے)۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: یقیناً تمہیں میرے بعد فتنہ اور اختلاف کا سامنا ہوگا - یا فرمایا: اختلاف اور فتنہ کا - تو لوگوں میں سے ایک شخص نے آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو اس وقت ہمارے لئے کون ہوگا؟ فرمایا: امین اور اس کے ساتھیوں کو لازم پکڑنا، اس بات سے آپ کا اشارہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف تھا۔

⑧ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَسَتَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً. قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ''مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي''(ترمذی: 2641، والحاکم: 129، دیکھئے: سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، از علامہ البانی (حدیث ۲۰۳، و ۱۳۴۸)۔

یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے، اور نصاریٰ (عیسائی) بہتر فرقوں میں بٹے، اور عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک کے! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے یہ کونسا فرقہ ہوگا؟ فرمایا: جو بالکل اسی طریقہ پر ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

اس میں رسول اللہ ﷺ نے جنتی گروہ کی نشاندہی فرمائی ہے کہ وہ آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے منہج پر چلنے والے ہیں۔

⑨ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ، أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ أَبَرُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ قُلُوبًا، وَأَعْمَقُهَا عِلْمًا، وَأَقَلُّهَا

تَكَلُّفًا، قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَإِقَامَةِ دِينِهِ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَتَمَسَّكُوا بِهَدْيِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ"(جامع بیان العلم وفضلہ 87/2)۔

تم میں جسے کسی کی پیروی کرنا ہو وہ فوت شدگان کی پیروی کرے، کیونکہ زندہ کی بابت فتنہ سے مامون نہیں ہوا جاسکتا، وہ محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو اس امت کے سب سے نیک دل لوگ تھے، سب سے گہرے علم والے تھے، اور سب سے کم تکلف کرنے والے تھے، وہ ایسے قدسی لوگ تھے جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کے قیام کے لئے چن لیا تھا، لہٰذا ان کا حق پہچانو اور ان کے طور طریقہ پر مضبوطی سے کار بند رہو، کیونکہ وہ راہ مستقیم پر گامزن تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الْخَلَفِ فِي كُلِّ فَضِيلَةٍ: مِنْ عِلْمٍ وَعَمَلٍ وَإِيمَانٍ وَعَقْلٍ وَدِينٍ وَبَيَانٍ وَعِبَادَةٍ وَأَنَّهُمْ أَوْلَى بِالْبَيَانِ لِكُلِّ مُشْكِلٍ. هَذَا لَا يَدْفَعُهُ إِلَّا مَنْ كَابَرَ الْمَعْلُومَ بِالضَّرُورَةِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلَى عِلْمٍ؛ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ" (مجموع الفتاوی،4/158)۔

سلف صالحین: علم، عمل، ایمان، عقل، دین، بیان اور عبادت ہر نیکی اور فضیلت میں خلف سے افضل ہیں، نیز وہی ہر مشکل کی وضاحت کے سزاوار ہیں، اس کا انکار وہی کرسکتا ہے جو دین اسلام کے بدیہی طور پر معلوم امر سے ہٹ دھرمی کرے، اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیا ہو، جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: تم میں جسے کسی کی پیروی کرنا ہو وہ فوت شدگان کی پیروی کرے...۔

⑩ اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ راہ سلف کی پیروی کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا، فَقَدْ كُفِيتُمْ"۔

اتباع کرو، بدعتیں ایجاد نہ کرو، کیونکہ تمہارے لئے کفایت کی جا چکی ہے۔

⑪ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا، لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا“ (صحیح بخاری، حدیث: 7282)۔

اے علماء کی جماعت! سیدھی راہ پر قائم رہو، کیونکہ تم بہت دور جا چکے ہو، اگر تم دائیں بائیں مڑو گے تو بہت دور کی گمراہی میں چلے جاؤ گے۔

⑫ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”عَلَيْكَ بِآثَارِ مَنْ سَلَفَ؛ وَإِنْ رَفَضَكَ النَّاسُ، وَإِيَّاكَ وَآرَاءَ الرِّجَالِ وَإِنْ زَخْرَفُوهُ بِالْقَوْلِ، فَإِنَّ الأَمْرَ يَنْجَلِي وَأَنْتَ مِنْهُ عَلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ“ (المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي (ص: 199، نمبر: 233، وشرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي، ص: 7)۔

سلف کے آثار کو لازم پکڑے رہو، خواہ لوگ تمہیں دھتکاریں، اور لوگوں کی اپنی رایوں سے بچو، اگرچہ اسے چکنی چپڑی بات چیت سے مزین کریں، کیونکہ معاملہ واضح ہوگا، اور تم اس میں راہ راست پر ہوگے۔

نیز فرماتے ہیں:

”فَاصْبِرْ نَفْسَكَ عَلَى السُّنَّةِ، وَقِفْ حَيْثُ وَقَفَ الْقَوْمُ، وَقُلْ فِيمَا قَالُوا، وَكُفَّ عَمَّا كَفُّوا عَنْهُ، وَاسْلُكْ سَبِيلَ سَلَفِكَ الصَّالِحِ، فَإِنَّهُ يَسَعُكَ مَا وَسِعَهُمْ“ (الشريعة للآجري، 2/674، نمبر: 294)۔

اپنے آپ کو سنت پر جمائے رکھو، جہاں سلف نے توقف کیا وہاں توقف کرو، جن مسئلوں میں انہوں نے بولا ان میں بولو اور جن سے باز رہے تم بھی باز رہو، اپنے سلف صالحین کی راہ چلو، یقیناً جو چیز ان کے لئے کافی تھی تمہارے لئے بھی کافی ہوگی۔

⑬ ''طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ وَأَعْلَمُ وَأَحْكَمُ'' راہ سلف اسلم، اعلم اور احکم ہے۔

بلاشبہہ سلف امت صحابہ وتابعین وتبع تابعین کا راستہ سب سے زیادہ سلامتی والا، علم ودلیل پر مبنی اور حکمت پر قائم ہے، کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے براہ راست قرآن کریم کے نزول کا زمانہ پایا، امام السلف، رأس السلف اور قدوۃ السلف نبی رحمت ﷺ کی زبان مبارک سے اس کی تفسیر وبیان اور عملی تطبیق کا مشاہدہ کیا اور پھر اسے نسلا بعد نسل آگے بڑھایا، بنابریں ان کا راستہ سب سے زیادہ سلامتی والا اور علم وحکمت سے آراستہ تھا، اور یہ راہ سلف پر عمل آوری کے وجوب کی نہایت واضح دلیل ہے۔

لیکن متکلمین، فلاسفہ، اہل بدعات واہواء اور عقل پرستوں دانشوروں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا: ''طَرِيقَةُ السَّلَفِ أَسْلَمُ وَطَرِيقَةُ الْخَلَفِ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ'' (سلف کا طریقہ زیادہ سلامتی والا ہے اور خلف کا طریقہ زیادہ علم وحکمت پر مبنی ہے)!!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''وَقَدْ كَذَبُوا عَلَى طَرِيقَةِ السَّلَفِ وَضَلُّوا فِي تَصْوِيبِ طَرِيقَةِ الْخَلَفِ؛ فَجَمَعُوا بَيْنَ الْجَهْلِ بِطَرِيقَةِ السَّلَفِ فِي الْكَذِبِ عَلَيْهِمْ. وَبَيْنَ الْجَهْلِ وَالضَّلَالِ بِتَصْوِيبِ طَرِيقَةِ الْخَلَفِ'' (مجموع الفتاوی، 5/9)۔

ایسا کہنے والوں نے راہ سلف پر جھوٹ باندھا ہے اور خلف کے طریقہ کے کو درست قرار دے کر گمرہی کا شکار ہوئے ہیں؛ اور اس طرح انہوں نے سلف پر جھوٹ باندھ کر راہ سلف سے جہالت اور راہ خلف کو درست قرار دے کر جہالت وگمراہی دونوں برائیوں کو اکٹھا کرلیا ہے۔

اور علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ اس باطل نظریہ اور پروپیگنڈے کا ابطال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس بات میں اتنا تناقض ہے کہ بسا اوقات کفر تک پہنچا سکتا ہے:

① اس میں تناقض ہے، کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ: سلف کا راستہ زیادہ سلامتی والا ہے، اور یہ

بات عقل سے پرے ہے کہ کوئی راستہ سلامتی والا ہو لیکن علم وحکمت پر مبنی راستہ اس کے علاوہ ہو! کیونکہ سلامتی والا ہونے کے لئے علم وحکمت پر مبنی ہونا لازم ہے' اس لئے کہ سلامتی کا تصور ہی نہیں تا آنکہ سلامتی کے اسباب کا علم ہو اور ان اسباب کو عمل میں لانے کی حکمت کا پتہ ہو۔

② نصوص میں تحریف وتعطیل کرنے کا علم وحکمت سے کیا تعلق ہے؟

③ اس نظریہ کا لازمہ یہ ہے کہ ان خلف حضرات کو اللہ کی بابت رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ علم ہے؛ کیونکہ راہ سلف درحقیقت رسول گرامی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی راہ ہے۔

④ یہ نظریہ کفر تک بھی پہنچ سکتا ہے؛ کیونکہ اس سے نبی کریم ﷺ کو نعوذ باللہ جاہل اور بے وقوف قرار دینا لازم آتا ہے، کیونکہ جاہل قرار دینا علم کی ضد ہے اور بے وقوف قرار دینا حکمت کی ضد ہے! یہ تو بڑی خطرناک اور سنگین بات ہے۔

بہر کیف یہ عبارت باطل ہے' اگر چہ قائلین کے یہاں اس کا صحیح معنیٰ ہی مراد ہو...'' (ملاحظہ فرمائیں: القول المفید علی کتاب التوحید، 2/528)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''إِنَّهُمْ أَفْضَلُ مِنْ الْخَلَفِ فِي كُلِّ فَضِيلَةٍ: مِنْ عِلْمٍ وَعَمَلٍ وَإِيمَانٍ وَعَقْلٍ وَدِينٍ وَبَيَانٍ وَعِبَادَةٍ..'' (مجموع الفتاوی، 4/158)۔

سلف صالحین: علم، عمل، ایمان، عقل، دین، بیان اور عبادت ہر نیکی اور فضیلت میں خلف سے افضل ہیں۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''طريقة النبي ﷺ التي كان عليها هو وأصحابه، السالمة من الشبهات والشهوات'' (دیکھئے: کشف الکربۃ فی وصف أہل الغربۃ، ص:319)۔

راہ سنت وسلف سے مراد نبی کریم ﷺ کا وہ طریقہ جس پر آپ اور آپ کے صحابہ گامزن تھے، جو شبہات اور شہوتوں سے محفوظ تھا۔

راہ سلف کے بغیر امت میں اتحاد ممکن نہیں!

توحید وسنت پر مشتمل سلف امت کی راہ کے سوا کسی اور راہ پر یہ امت اتحاد واجتماعیت کے حقیقی معنوں میں اکٹھا نہیں ہوسکتی، عقیدہ ومنہج کی آوارگی اور افکار ونظریات کی رنگارنگی کے ساتھ محض جتھہ بندی اور بھیڑ بھاڑ تو ہوسکتی ہے، لیکن کتاب وسنت کے مطلوبہ تقاضوں کے مطابق وحدت و یگانگت کا تصور بھی نہیں کیا سکتا!

ارشاد باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾﴾ [الأنبياء:92]۔

یہ تمہاری امت ہے جو حقیقت میں ایک ہی امت ہے، اور میں تم سب کا پروردگار ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو۔

نیز ارشاد ہے:

﴿وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا۠ رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ ﴿٥٢﴾﴾ [المومنون:52]۔

یقیناً تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس تم مجھ سے ڈرتے رہو۔

امام شافعی رحمہ اللہ جماعت کو لازم پکڑنے کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جسموں کے اکٹھا ہونے سے کچھ نہیں ہوتا، اس طرح جماعت کو لازم پکڑنے کا کوئی معنیٰ نہیں، سوائے اس کے کہ تحلیل وتحریم اور ان دونوں کو ماننے کی اجتماعیت کو لازم پکڑے، اور جو وہی کہے جو مسلمانوں کی جماعت کہتی ہو تو وہ جماعت کو لازم پکڑنے والا ہے، اور جو اس کی مخالفت کرے جو مسلمانوں کی جماعت کہتی ہو تو جماعت کا مخالف ہے جسے لازم پکڑنے کا اسے حکم

دیا گیا تھا'' (الرسالۃ، از امام شافعی، 1 / 475)۔

اور امام ابو شامہ دمشقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جہاں جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد حق کو لازم پکڑنا اور اس کی اتباع کرنا ہے، خواہ اس پر مضبوطی سے قائم رہنے والے بہت تھوڑے اور مخالفین بہت زیادہ ہوں، جیسا کہ بعد کے ادوار میں' یا بعض ممالک اور علاقوں میں ہوا ہے، جبکہ فضیلت کی ابتدائی تین صدیوں میں بہت بڑی تعداد راہ حق اور دین متین پر کاربند لوگوں کی تھی''۔

نیز فرماتے ہیں:

''اس لئے کہ حق وہی ہے جس پر نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور سے پہلی جماعت قائم تھی، ان کے بعد باطل پرستوں کی کثرت کا کوئی اعتبار نہیں ہے'' (دیکھئے: إغاثۃ اللھفان، از امام ابن القیم: 1 / 69)۔

امام لالکائی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد عمرو بن میمون اودی کو اتحاد و جماعت کا معنیٰ سمجھاتے ہوئے فرمایا:

''يَا عَمْرُو بْنَ مَيْمُونٍ! إِنَّ جُمْهُورَ الجَمَاعَةِ هِيَ الَّتِي تُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ، إِنَّمَا الْجَمَاعَةُ مَا وَافَقَ طَاعَةَ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتَ وَحْدَكَ'' (شرح أصول اعتقاد أہل السنۃ والجماعۃ، 1 / 121 نمبر: 160)۔

اے عمرو بن میمون! جماعت کی اکثریت ہی جماعت سے جدا ہوگئی ہے، دراصل جماعت وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کی موافقت کرے، اگرچہ تم تنہا ہی ہو۔

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِجْمَاعَ وَالْحُجَّةَ وَالسَّوَادَ الْأَعْظَمَ هُوَ الْعَالِمُ صَاحِبُ الْحَقِّ، وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ، وَإِنْ خَالَفَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ'' (إعلام الموقعین عن رب العالمین، ۳ / ۳۰۸)۔

جان لو کہ اجماع، حجت اور سواد اعظم وہ عالم ہے جو صاحب حق ہو، اگرچہ وہ تنہا ہو، اور اگرچہ ساری

دنیا اس کی مخالف ہو۔

معلوم ہوا کہ عقیدہ و منہج، اصول اور افکار و نظریات کی یکسانیت کے بغیر اتحاد ممکن نہیں ہے، نہ ہی کثرت کو جماعت کہا جائے گا، اور نہ ہی اس باب میں کثرت کا کوئی اعتبار رہے۔

شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ ایک سوال:

کیا منہج وعقیدہ کا اختلاف ہوتے ہوئے اجتماعیت ممکن ہے؟

کے جواب میں فرماتے ہیں:

منہج وعقیدہ کا اختلاف ہوتے ہوئے اجتماعیت ممکن نہیں، اس کی سب سے بہتر دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پیشتر عرب کی ناگفتہ بہ صورتحال ہے' کہ وہ فرقوں ٹولیوں میں بٹے ہوئے ایک دوسرے کے برسر پیکار تھے، لیکن جونہی اسلام میں داخل ہوئے، پرچم توحید کے سائے تلے آئے، ان کا عقیدہ و منہج ایک ہوا، وہ متحد ہو گئے اور ان کی حکومت قائم ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے انہیں اس نعمت کی یاد دہانی کراتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ [آل عمران:۱۰۳]۔

اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

﴿لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾﴾ [الأنفال:۶۳]۔

زمین میں جو کچھ ہے تو اگر سارا کا سارا بھی خرچ کر ڈالتا تو بھی ان کے دل آپس میں نہ ملا سکتا۔ یہ تو اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی ہے وہ غالب حکمتوں والا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کفار ومرتدین اور گمراہ فرقوں کے دلوں میں کبھی الفت پیدا نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ توحید پرست مومنوں کے دلوں میں الفت ومحبت ڈالتا ہے، کفار ومنافقین جو اسلام کے عقیدہ و منہج کے مخالف ہیں، کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾﴾ [الحشر: ۱۴]۔

ان کی لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت ہے گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔

نیز ارشاد باری ہے:

﴿وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ﴾ [ھود: ۱۱۸-۱۱۹]۔

وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے۔ بجز ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے۔

﴿إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ﴾ (بجز ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے) سے مراد صحیح عقیدہ اور درست منہج والے ہیں؛ یہی لوگ ہیں جو اختلاف سے محفوظ رہتے ہیں۔

لہٰذا جو حضرات لوگوں کو عقیدہ کے فساد و بگاڑ اور منہج کے اختلاف کے باوجود متحد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ ایک محال چیز کی کوشش کر رہے ہیں؛ کیونکہ دو متضاد چیزوں کو اکٹھا کرنا محال ہے۔

خلاصہ کلام اینکہ کوئی بھی چیز دلوں میں الفت اور آپس میں وحدت واجتماعیت پیدا نہیں کرسکتی سوائے کلمۂ توحید کے، بشرطیکہ کلمۂ توحید کا معنیٰ بخوبی سمجھا جائے اور اس کے تقاضوں کے مطابق ظاہری و باطنی طور پر عمل کیا جائے، اس کے معنیٰ ومدلول کی مخالفت کرتے ہوئے محض زبانی اقرار کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا" (الأجوبة المفيدة على أسئلة المناهج الجديدة، از شیخ صالح فوزان، ص: 210-212)۔

اسی طرح ایک اور سوال:

''کیا حزبیت (گروہ بندی) ہوتے ہوئے اجتماعیت ممکن ہے؟ اور وہ کونسا منہج ہے جس پر اکٹھا ہونا واجب ہے؟''۔

کے جواب میں فرماتے ہیں:

حزبیت (گروہ بندی) ہوتے ہوئے اجتماعیت ممکن نہیں؛ کیونکہ احزاب (گروہ اور ٹولیاں) ایک دوسرے کے متضاد ومخالف ہوتے ہیں، اور دو متضاد چیزوں کو اکٹھا کرنا محال ہے... لہٰذا ہمارے لئے سلف صالحین کے منہج پر متحد ہونے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں'' (الأجوبة المفيدة على أسئلة المناهج الجديدة، از شیخ صالح فوزان، ص:212-213)۔

عقیدہ کے باب میں راہ سلف کے اہم امتیازی اصول:

① حصول عقیدہ کا مصدر ومرجع صرف کتاب وسنت اور اجماع امت ہے۔

② سنت صحیحہ خواہ متواتر ہو یا آحاد مطلق طور پر قابل حجت واستدلال ہے۔

③ نصوص کتاب وسنت کو سلف صالحین کے اقوال وتفاسیر کی روشنی میں سمجھنا۔

④ وحی الٰہی کی تمام تر باتوں کو تسلیم کرنا، اور غیبی امور کے ٹوہ میں نہ پڑنا جن میں عقل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

⑤ عقیدہ واحکام میں ایک مسئلہ کے تمام نصوص و دلائل کو اکٹھا کرنا۔

⑥ متشابہ پر ایمان رکھنا اور محکم پر عمل کرنا۔

⑦ علم کلام، عقل پرستی اور بے جا بحث ومباحثہ اور باطل تاویل میں نہ پڑنا۔

راہ سلف کی اہم امتیازی خصوصیات:

① راہ سلف نہایت سہل، آسان اور واضح ہے۔

② راہ سلف پر اس کے پیروکاروں کا اتفاق ہے، کسی کا اختلاف نہیں۔

③ راہ سلف میں حق پر اجتماعیت ہے۔

④ راہ سلف میں ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف ہے۔

⑤ راہ سلف میں غلو اور جفا کاری نہیں، اعتدال ووسطیت ہے، جو اللہ کے اسماء وصفات میں، اللہ کے افعال یعنی قضا وقدر میں، وعد و وعید (یعنی آخرت کے انجام کار: بشارت اور ڈراوے) میں، ایمان اور دین کی حقیقت میں، نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اور منقول (یعنی کتاب وسنت) اور معقول میں، اور اسی طرح عبادات، معاملات اور عادات وغیرہ میں نمایاں ہے۔

راہ سلف کے اہم دعوتی اصول:

① کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا اور انہیں سلف صالحین کے منہج کی روشنی میں سمجھنا۔

② توحید اور اللہ کے لئے اخلاص عمل کی دعوت دینا۔

③ مسلمانوں کو شرک اکبر واصغر کے تمام تر مظاہر سے ڈرانا اور دور رکھنا۔

④ اتباع سنت کی دعوت دینا اور رہوا پرستی، مسلکی جمود اور تقلیدی بندشوں کا خاتمہ کرنا۔

⑤ بدعات وخرافات اور درآمد افکار ونظریات سے امت کو دور رکھنا۔

⑥ کتاب وسنت اور سیرت سلف کا نفع بخش علم حاصل کرنا۔

⑦ ہر طرح کی آمیزشوں اور آلائشوں سے اسلام کا تصفیہ کرنا اور اسلام کی سچی تعلیمات پر نسل نو کی تربیت کرنا۔

⑧ اخلاق وسلوک کی اصلاح اور تزکیہ نفس کی کوشش کرنا۔

⑨ مسلمانوں کو ضعیف، موضوع، منکر اور بے سر وپا احادیث سے چوکنا کرنا، جس نے اسلام کے رخ زیبا کو داغدار کر رکھا ہے۔

⑩ تعصب، فرقہ بندی اور حزبیت و دھڑ بندی کی تمام قسموں اور شکلوں کا خاتمہ کرنا۔

⑪ حقیقی اسلامی زندگی کو بحال کرنے اور دنیا میں حکم الٰہی کی عملی تطبیق کی ہر ممکن کوشش کرنا۔

راہ سلف کی پابندی کے نیک نتائج اور ثمرات:

① دین اسلام کے کمال، نعمت الٰہی کے اتمام اور قیامت حجت کا تحقق۔

② شارع کی معصومیت کا ثبوت۔

③ کتاب وسنت کے تمام نصوص کی تصدیق۔

④ کتاب وسنت کے نصوص کی تعظیم۔

⑤ مسلمانوں کو اپنے سلف صالحین اور علماء ربانیین سے جوڑنا اور وابستہ کرنا۔

⑥ جن مسائل میں سلف خاموش رہے ہیں، ان میں خاموش رہنا اور آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہونا۔

⑦ حق پر ثابت قدم رہنا، اس پر مطمئن ہونا اور الٹ پھیر سے بچنا۔

⑧ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد اور اجتماعیت پیدا ہونا۔

⑨ دنیا میں ہدایت، نصرت، شان وشکوت اور آخرت میں عذاب الٰہی سے نجات اور سچی کامیابی سے ہمکنار ہونا۔ (ان اصول، خصوصیات اور ثمرات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: المختصر الحثیث فی بیان أصول منهج أصحاب الحدیث، از شیخ عیسیٰ مال اللہ فرج ص: ۳۹-۳۲۳)۔

هذا ما تيسر جمعه؛ فالحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات، وصل اللهم وسلم على نبينا محمد وعلىٰ آله وصحبه۔آمين۔

ابو عبد اللہ عنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی

ممبئی - ۱۵/فروری ۲۰۱۹ء بروز جمعہ۔

ہدیۂ تشکر و امتنان

شکر سے مراد کسی انعام یا نعمت پر احسان کرنے والی ذات کا شکریہ ادا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، ہمیں مسلمان بنایا اور پھر زندگی کے تمام معاملات میں ہر لمحہ انسان پر عنایت، رحم و کرم، عفو و درگزر کا سلسلہ جاری رکھا، خالق کے مخلوق پر بے شمار احسانات ہیں، لہٰذا ہم اللہ کے بے انتہا شکر گزار ہیں، ارشاد باری ہے:

﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴾ [ابراہیم: ۷]۔

اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شکر گزاری پر نیک انجام کا وعدہ کیا ہے اور ناشکری پر سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔

اسی طرح ہر متعاون و محسن کے شکریہ اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ'' (صحیح الجامع: ۶۵۴۱، والصحیحۃ: ۴۱۷)۔

جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔

اللہ کے فضل و کرم سے ایک روزہ **''راہ سلف کانفرنس''** بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں آپ تمام احباب جماعت و جمعیت نے کثیر تعداد میں شرکت فرما کر کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

اس پر مسرت موقع پر ہم تمام ذمہ داران جامع مسجد اہل حدیث منشی کمپاؤنڈ کاشی میرا تمام خطباء عظام، علماء کرام، مہمانان گرامی، شرکاء کانفرنس، مرد و خواتین، نوجوانان کاشی میرا اور دیگر متعاونین کو دل کی گہرائیوں سے ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اس کانفرنس کو ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت و نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اور بڑی ناشکری وناسپاسی ہوگی اگر ہم اس موقع پر ہمارے موقر وممتاز عالم دین فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ سنابلی مدنی حفظہ اللہ کا شکریہ ادا نہ کریں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر ہماری درخواست پر"راہ سلف"نامی مختصر مگر علمی، تحقیقی، جامع اور وقیع رسالہ تیار کیا ہے، فجزاہ اللہ خیراً۔

ہم شیخ محترم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تشکر وامتنان پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عمر میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

من جانب ذمہ داران وعہدیداران جامع مسجد اہل حدیث منشی کمپاؤنڈ، کاشی میرا:

❀ اقبال احمد ذکری خان	(سابق صدر)
۱۔ فخر عالم ابوا کلام صدیقی	(صدر)
۲۔ محمد شفیع حبیب اللہ چودھری	(نائب صدر)
۳۔ محمد مغیث محمد عمران چودھری	(سکریٹری)
۴۔ ضمیر اللہ امان اللہ خان	(نائب سکریٹری)
۵۔ محمد رفیق محمد عمر خان	(خزانچی)
۶۔ کلیم احمد صدیقی	(نائب خزانچی)
۷۔ صلاح الدین محمد اسمعیل	(مشیر)
۸۔ مطیع اللہ محمد شفیع خان	(رکن)
۹۔ وصی اللہ امان اللہ خان	(رکن)
۱۰۔ محمد الیاس حیات اللہ	(رکن)
۱۱۔ انعام اللہ حبیب اللہ خان	(رکن)
۱۲۔ قمر الدین وحید الرحمن راعین	(رکن)
۱۳۔ محمد سلطان عبد المنان شیخ	(رکن)
❀ شیخ حافظ فیصل رحمانی	(امام)

❀ اشتیاق عبد الوہاب اور متحرک وفعال وحوصلہ مند نوجوانان۔

SMILE PRINT, Chembur - 9819889864

Published by

Jama Masjid Ahlehadees,
Munshi Compound, Kashi Mira, Mira Road, Thane